سورۃ الحج

تعارف

آیات ۱ - ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِيْمٌ ﴿۱﴾ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ
اَرْضَعَتْ وَ تَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَ تَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَ مَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَ لٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ
شَدِيْدٌ ﴿۲﴾ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِی اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ يَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ۙ ﴿۳﴾ كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ
مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَ يَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۴﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا
خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّ غَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ؕ وَ نُقِرُّ
فِی الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ۚ وَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَ
مِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا ؕ وَ تَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا
عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَ رَبَتْ وَ اَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِيْجٍ ﴿۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّهٗ يُحْیِ الْمَوْتٰى وَ
اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ۙ ﴿۶﴾

سُوْرَةُ الحَجّ

- نام، سُوْرَةُ الحَجِّ (The Pilgrimage, The Hajj) - جو سورت کی ستائیسویں آیت (وَأَذِّن فِي ٱلنَّاسِ بِٱلْحَجِّ) سے ماخوذ
- سورت کا حجم : سورت کی آیات کی تعداد 78 ہے اور اس میں 10 رکوع ہیں
- زمانۂ نزول — مفسرین میں اس سورت کے زمانہ نزول کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض نے اسے مکی قرار دیا ہے اور بعض نے مدنی۔ اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ اس سورت میں مکی اور مدنی سورتوں کی خصوصیات ملی جلی ہیں، یعنی ایسی خصوصیات بھی پائی جاتی ہیں جو مکی سورتوں کا طرہ امتیاز ہے اور ایسی خصوصیات بھی موجود ہیں جو مدنی سورتوں کا خاصہ ہے

ابتدائی 24 آیات کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ مکی ہیں (اندازِ بیان بھی مکی دور کا ہے)، آیت نمبر 25 سے یک لخت مضمون کا انداز بدل جاتا ہے (سورت کے آخر تک)۔ جو مدنی اندازِ بیان سے مطابقت رکھتی ہیں- جیسے قتال کی اجازت، حج کے احکام، منافقین کا ذکر...

مفسرین کے نزدیک اس سورت کا ایک حصہ سفرِ ہجرت کے دوران اور ایک حصہ ہجرت کے فوراً بعد مدینہ میں نازل ہوا اور اس کا ابتدائی حصہ مکہ میں —یوں یہ ایک برزخی / مخلوط یعنی مکی و مدنی سورتِ مبارکہ ہے۔

- سورت کا ربط: سابقہ سورت سے - سورۃ الانبیاء میں قربِ قیامت کا ذکر-اس سورت کا آغاز بھی قیامت کے دن کی شدت کا ذکر

سورۃ الانبیاء میں توحید کا اثبات اور شرک کا رد ہے سورۃ حج میں رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے اسی دعوت کو بیان کیا گیا -

سورۃ انبیاء میں انبیائے کرام کا دین کے لیے ہجرت کرنا بیان کیا گیا اور سورۃ حج میں رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی ہجرت کا ذکر

سُوْرَةُ الحَجّ

اگلی سورت (سورة المؤمنون) سے ربط:

- سُوْرَةُ الحَجِ میں:
  - ← امتِ مسلمہ کو ملتِ ابراہیم کی وارث قرار دیا گیا
  - ← شہادتِ علی الناس کا منصب دیا گیا
  - ← مشرک قیادت پر فردِ جرم عائد کی گئی
  - ← دفاعی جہاد کی پہلی اجازت دی گئی
  - ← اسلامی اقتدار کے چار بنیادی فرائض (نماز، زکوٰۃ، امر بالمعروف، نہی عن المنکر) واضح کیے گئے۔
  - ← اللہ نے تمہارا نام "مسلم" رکھا اور لوگوں پر شہادت کے فریضے کی ذمہ داری سونپی
- سُوْرَةُ الْمُومِنُون میں، یہ سوال بدل جاتا ہے:
  - ← یہ "مسلم" کون ہیں جو واقعی فلاح پائیں گے؟
  - ← کون اس شہادتِ دین کے بوجھ کا اہل ہے؟
  - ← اس کردار کی پروفائل اور اہلیت (Qualification Criteria) بتائی گئی ہے یہاں - نماز میں خشوع، لغویات سے اعراض، زکوٰۃ کا اہتمام، پاکدامنی، امانت و عہد کی پاسداری، نمازوں کی حفاظت

سورۃ الحج میں امتِ مسلمہ کو ملتِ ابراہیم کی نمائندہ بنا کر شہادتِ دین اور اقامتِ دین کا عظیم مشن سونپا گیا، اور فوراً بعد سورۃ المؤمنون میں یہ واضح کر دیا گیا کہ اس مشن کے اصل اہل وہی ہیں جو ایمان، عبادت، اخلاق اور اجتماعی ذمہ داریوں میں پورا اترتے ہیں۔

سُوْرَۃُ الْحَجّ

- سورة المؤمنون سے کتابی ربط (Logical Flow):

سورۃ الحج	سورۃ المؤمنون
امت کو مشن دیا گیا	مشن کے اہل افراد کی تعریف بتائی گئی
"تم مسلم ہو"	"کون مومن ہے؟"
اجتماعی ذمہ داریاں	انفرادی و اخلاقی تشکیل
جہاد، قیادت، اقتدار	کردار، ضبط، عبادت
شہادت علی الناس	فلاح کا معیار
امت کو شہادتِ دین کی ذمہ داری دی گئی	اس ذمہ داری کو نبھانے والے "مومن" کیسے بنتے ہیں

سُوْرَۃُ الْحَجّ

سورت کا مرکزی مضمون

ملتِ ابراہیم کی نمائندہ امت کی تشکیل،
شرک کی قیادت سے بیت اللہ کی تولیت چھین کر توحید کی بنیاد پر دین کا قیام،
شہادتِ علی الناس اور دفاعی جہاد کے ذریعے اللہ کی حاکمیت کے عملی نفاذ کی جدوجہد کے مقاصد کو یاد رکھنے کی ہدایت

سُوْرَةُ الحَجّ کے مضامین

1 قیامت اور مقصدِ حیات

اس حقیقت کی طرف توجہ - کہ زندگی بے مقصد نہیں بلکہ آخرت کی تیاری کا موقع ہے۔ قیامت، بعث بعد الموت اور حساب کی ہولناکی کو عقلی و آفاقی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے تاکہ انسان کے اندر اصلاح اور ذمہ داری کا شعور بیدار ہو۔

2 شرک کی فکری تردید

اہلِ عرب کے شرک کو توحید اور قیامت کے تصور کی سب سے بڑی رکاوٹ قرار دے کر اس کی جڑ کاٹی گئی ہے۔ واضح کیا گیا ہے کہ کائنات کا نظام ایک ہی زندہ و قائم بالذات خدا چلا رہا ہے اور شرک محض جہالت اور وہم کی پیداوار ہے۔

3 مذبذب ایمان پر تنقید

ان لوگوں کی سخت گرفت کی گئی ہے جو فائدہ ہو تو اسلام کے ساتھ اور مشکل آئے تو پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ یہ منافقانہ رویہ دنیا اور آخرت دونوں میں تباہی کا سبب بنتا ہے، جبکہ ثابت قدم ایمان ہی حقیقی کامیابی کی ضمانت ہے

4 اہلِ ایمان کے لیے تسلی

مخالفین کے ظلم اور سازشوں کے مقابلے میں مسلمانوں کو تسلی دی گئی ہے کہ اللہ ہر چیز سے باخبر ہے۔ آخرکار فیصلہ اللہ کی عدالت میں ہوگا جہاں اہلِ ایمان سرخرو ہوں گے اور شرک و کفر کے علمبردار اپنے انجام کو پہنچیں گے۔

5 بیت اللہ اور ملتِ ابراہیم

مشرکین کو یاد دلایا گیا ہے کہ بیت اللہ توحید کا مرکز ہے، نہ کہ شرک کا گڑھ۔ تم جو خود کو وارثِ ابراہیم کہتے ہو، در حقیقت اسی ملت کے سچے پیروکاروں کو اس گھر سے روک کر سب سے بڑی خیانت کے مرتکب ہو رہے ہو۔

6 جہاد کی پہلی اجازت (اذنِ قتال)

مسلمانوں کو پہلی مرتبہ دفاعی جہاد کی اجازت دی گئی تاکہ بیت اللہ کو غاصب مشرک قیادت سے آزاد کرایا جاسکے۔ واضح کیا گیا کہ یہ قتال حرم کی حرمت کے خلاف نہیں بلکہ توحید کے تحفظ کے لیے ایک مقدس فریضہ ہے، اور اللہ اپنی نصرت کا وعدہ فرماتا ہے

7 امتِ مسلمہ کی اصل حیثیت

اہلِ ایمان کو "مسلم" کے نام سے اور روحانی صلاحیتیں سب کی سب شہادتِ دیموسوم کر کے بتایا گیا کہ وہ ابراہیمؑ کے جانشین اور اس منصب کے لیے منتخب ہیں۔ ان کا اصل فریضہ دنیا میں شہادتُ علی الناس ہے۔ اس لیے ان کا طرزِ زندگی، اقوال و اعمال، عادات و کردار اسلام کے پیغام کی عملی گواہی بنیں، اور ان کی جسمانی، ذہنی، فکری، مالی ان کے لیے وقف ہوں

سُوْرَةُ الْحَجّ - نمایاں خصوصیات

- یہ سورت مکی بھی اور مدنی بھی
- یہ پہلی سورت ہے جس میں قتال (دفاعی جہاد) کی اجازت دی گئی، اس سے پہلے ہاتھ باندھے رکھنے (كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ) کا حکم تھا
- اس سورت میں مکی قریشی قیادت کے خلاف فردِ جرم عائد کی گئی اور ان کے خلاف قتال و جہاد کا جواز (Legtimacy of war) بھی پیش کیا گیا
- اس میں مشرک (مکی) قیادت اور اسلام قبول کرنے والی مسلم قیادت کا تقابل پیش کیا گیا (Leadership comparison)
- سورت میں دو قسم کی ولایتوں کا ذکر ہے توحید تصورِ ولایت اور مشرکانہ تصورِ ولایت (نِعْمَ الْمَوْلَىٰ اور بِئْسَ الْمَوْلَىٰ)
- ہلاکتِ اقوام کے دو اصول بیان کیے گئے (پہلے مہلت —پھر گرفت) —آیت ۴۴ اور ۴۸
- مظلوم مومن مہاجرین کے لیے خوشخبری —کہ اللہ ان کی ضرور مدد کرے گا (آیت ۴۰ اور ۵۸)
- بیت اللہ اور ملتِ ابراہیم کا فیصلہ کن مقدمہ- بیت اللہ توحید کا گھر ہے، مشرکین اس کے غاصب متولی ہیں، اور مسلمان ہی ملتِ ابراہیم کے جائز وارث ہیں، یہ دراصل قیادت اور تولیتِ حرم کا شرعی اعلان ہے۔
- مسلمانوں کو بھرپور مجاہدے کا حکم (وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ ۚ)
- "شہادتِ علی الناس" کا کھلا اعلان کیا گیا (تمہارا نام "مسلم" ہے، تمہیں دنیا میں حق کی گواہی کے لیے کھڑا کیا گیا ہے، یہ اعلان امت کے ہر فرد کو محض عبادت گزار نہیں بلکہ ذمہ دار گواہ بناتا ہے۔

سُوْرَةُ الْحَجّ – نمایاں خصوصیات

- اسلامی ریاست کے مقاصد کی جامع تعریف -چند مختصر آیات میں اسلامی اقتدار کا پورا منشور دے دیا گیا: اقامتِ صلوٰۃ، ایتائے زکوٰۃ، امر بالمعروف و نہی عن المنکر -یہ قرآن میں ریاستی ذمہ داریوں کا سب سے جامع بیان ہے۔
- مذبذب ذہنیت پر براہِ راست تنقید - یہ ان چند سورتوں میں سے ہے جو صرف کفار ہی نہیں بلکہ دوغلے ایمان رکھنے والوں (منافقین) کو بھی بے لاگ انداز میں بے نقاب کرتی ہے کہ فائدہ پر ایمان اور مصیبت پر فرار سب سے بڑا خسارہ ہے۔
- عبادت، جہاد اور اجتماعیت کا ربط — اس سورت میں عبادات (نماز، حج)، جہاد اور اجتماعی نظم کو الگ الگ نہیں بلکہ ایک ہی مشن کے اجزاء کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔
- اسلامی ریاست کے استحکام کے لیے وَاعْتَصِمُوا بِاللّٰهِ کا حکم دیا گیا تاکی مسلمان تعلق باللہ کی بنیاد پر اپنی جمعیت اور تنظیم کو مضبوط اور مستحکم کر سکیں
- شرک کی عقلی تردید— اس سورت میں شرک کی تردید صرف وعظ سے نہیں بلکہ عقلی دلائل، آفاقی مثالیں اور مشہور مکھی کی تمثیل کے ذریعے کی گئی، جو شرک کی کمزوری کو نہایت مؤثر انداز میں واضح کرتی ہے۔

⇦ اجتماعیت، نظم، ان کی مضبوطی، جہاد، کعبہ کی تولیت مشرکین سے واپس لینے، دفاع، اقتدار، عدل، عبادات، اخلاق کا بیان کیوں؟

← ان سب کا ذکر اس سورت میں اس لیے آیا ہے کہ ہجرت کے بعد اسلام محض دعوت نہیں رہا بلکہ ایک منظم امت بن گیا تھا، جسے ظلم کے مقابلے میں کھڑے ہو کر دین کے اجتماعی قیام کی ذمہ داری سونپی جا رہی تھی۔

سُوْرَةُ الحَجّ

مكية / مدنية — آيات 78

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ

ملتِ ابراہیم کی نمائندہ امت کی تشکیل، شرک کی قیادت سے بیت اللہ کی تولیت چھین کر توحید کی بنیاد پر دین کا قیام، شہادتِ علی الناس اور دفاعی جہاد کے ذریعے اللہ کی حاکمیت کے عملی نفاذ کی جدوجہد

منکرین توحید، قیامت و آخرت سے مجادلہ

آیات 1-37

آیات 1 تا 7

قیامت اور بعث کے احوال ۔ مخالفین کو انذار- آیاتِ آفاق و انفس سے استدلال

آیات 8 تا 16

شرک، مفاد پرستی اور باطل امیدیں
شرک کے سہارے پر قائم جھوٹا اطمینان

آیات 17 تا 24

حق و باطل خدا کی عدالت میں - مشرکین اور مسلمانوں کا متضاد کردار و انجام

آیات 25 تا 37

ملت ابراہیم اور بیت اللہ کی اصل حقیقت (ملتِ ابراہیم کی مسخ شدہ وراثت)

سنتِ الٰہی: تصادمِ حق و باطل، جہاد و قتال، تطہیر بیت اللہ، ہجرت اور غلبہ

آیات 38 - 60

آیات 38 تا 41

بیت اللہ کے ناجائز متولین کے خلاف جہاد و قتال کی اجازت
اسلامی حکومت کی 4 اہم ذمہ داریاں

آیات 42 تا 52

تکذیبِ رسل اور سنتِ الٰہی- (تاریخ کی شہادت، مہلتِ عذاب اور ہلاکت کی دھمکی)

آیات 53 تا 57

سنتِ ابتلا اور غلبۂ حق/ فتنۂ شیاطین اور کھرے کھوٹے کی پہچان

آیات 58 تا 60

اہلِ ایمان کی ہجرت اور انجامِ خیر

خاص اللہ کی عبادت

آیات 61 - 78

آیات 61 تا 66

توحیدِ ربانی کے عقلی و آفاقی دلائل/ ربوبیتِ الٰہی کی نشانیاں

آیات 67 تا 72

دعوتِ توحید اور مخالفین کا جارحانہ ردِّ عمل (دعوت، مخالفت، اور انجام)

آیات 73 تا 76

شرک اور شفاعتِ باطل کا حتمی ابطال۔ قرآن حکیم کی دعوت

آیات 77 تا 78

مسلمانوں کی اصل حیثیت کی وضاحت
وہ ابراہیمؑ کے جانشین اور اس منصب کے لیے منتخب ہیں۔
ان کا اصل فریضہ دنیا میں شہادتُ علی الناس ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ۝١ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ - اے لوگو ڈرو اپنے رب سے

يَا : حرفِ ندا - (اے)

اَيُّهَا : اگر منادیٰ (جس کو آواز دی جارہی ہے) میں " اَل " ہو تو مذکر کیلئے، يَا، کے ساتھ، اَيُّهَا، لگادیتے ہیں

اِتَّقٰى يَتَّقِيْ ، اِتِّقَآءٌ : ڈرنا (IV)

اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ - بیشک قیامت کا زلزلہ

اَلسَّاعَةِ : گھڑی (قیامت)

شَيْءٌ عَظِيْمٌ - بہت بڑی چیز ہے

يَوْمَ تَرَوْنَهَا - جس دن تم دیکھو گے اسے

رَاٰى يَرٰى ، رُؤْيَةٌ : دیکھنا

تَذْهَلُ - غافل ہو جائے گی

ذَهَلَ يَذْهَلُ ، ذُهُوْلًا : بھول جانا

اردو: ذہول (بھول، غفلت)

كُلُّ مُرْضِعَةٍ - ہر دودھ پلانے والی

أَرْضَعَ يُرْضِعُ ، إِرْضَاعٌ : دودھ پلانا (IV)

مُرْضِعٌ : دودھ پلانے والا (اصل میں دودھ پلانے والی)

مُرْضِعَةٌ : دودھ پلانے والی (جب وہ دودھ پلا رہی ہو)

اردو میں : رضاعی، رضاعت

يَآيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ۝ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَ تَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَ تَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَ مَا هُمْ بِسُكٰرٰى

عَمَّآ اَرْضَعَتْ - اس سے جسے اس نے دودھ پلایا

عَمَّآ = (عَنْ + مَا)

وَ تَضَعُ - اور گرادے گی

وَضَعَ يَضَعُ ، وَضْعٌ : رکھنا، بچہ جنم دینا، گرادینا

اردو میں: وضع (وضع حمل)، واضع، وضع داری، تواضع، موضع

كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا - ہر حمل والی اپنا حمل

ذَاتِ: یہ ذُوْ کی مؤنث صورت ہے (معنی، والا/ والی، صاحب/ صاحبہ)

قرآن میں ذُوْ، ذَا، ذِي، ذَات، ذَوَات سب استعمال ہوئے ہیں

ذُوْ/ذَا/ذِي	تینوں واحد مذکر کے لیے (رفع/نصب/جر کی حالت)
ذَاتُ	(ذَاتَ/ذَاتِ بھی)۔ یہ ذُوْ کی مؤنث کی شکل ہیں (واحد کے لیے)
ذَوَات	یہ جمع مؤنث کے لیے (ذَات کی جمع)
ذَوَاتَا	ذَات کا تثنیہ (مؤنث کے لیے)۔ [مذکر تثنیہ ۔ ذَوَا/ذَوَيْ]

وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى - اور آپ دیکھیں گے لوگوں کو مدہوشی میں

سَكِرَ يَسْكَرُ ، سُكْرَةٌ : نشے میں ہونا

سَكْرَان : نشے میں مبتلا شخص (مدہوش)

سَكْرَان کی جمع سُكَرٰى

وَ مَا هُمْ بِسُكٰرٰى - حالانکہ نہیں ہوں گے وہ ہرگز مدہوش

وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ﴿٢﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِى اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ۙ ﴿٣﴾ كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿٤﴾

وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ - اور لیکن اللہ کا عذاب بہت سخت ہوگا۔

وَمِنَ النَّاسِ - اور لوگوں میں سے (کوئی ایسا ہے)

مَنْ يُّجَادِلُ فِى اللّٰهِ - جو جھگڑا کرتا ہے اللہ کے بارے میں

جَادَلَ يُجَادِلُ ، مُجَادَلَةٌ : جھگڑا کرنا (III)

اردو میں: جدل (جنگ و جدل)، جدال، مجادلہ

بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ - بغیر علم کے اور وہ پیروی کرتا ہے

كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ - ہر سرکش شیطان کی۔

مَرَدَ يَمْرُدُ ، مُرُودًا : اطاعت سے نکل جانا، سرکشی کرنا

مَرِيْد : انتہائی سرکش (صفتِ مشبہ)۔صفت میں دوام/شدت

كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ - لکھ دیا گیا اس (شخص) پر کہ بیشک یہ حقیقت ہے

كَتَبَ يَكْتُبُ ، كِتَابَةٌ : لکھنا، فرض کرنا

مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ - جو دوستی کرے گا اس (شیطان) سے تو یقیناً وہ

تَوَلّٰى يَتَوَلّٰى ، تَوَلِّيٌ : دوستی کرنا (V)

اردو میں: ولی، ولایت، مولیٰ، موالی، مولانا

يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ - گمراہ کردے گا اسے، اسے اور وہ راستہ دکھائے گا اسے

اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ - بھڑکتی آگ کے عذاب کی طرف

سَعِيْر : بھڑکتی آگ

سَعَرَ يَسْعَرُ ، سِعْرًا / سَعْرًا : آگ کا بھڑکنا

مَرِیْد لفظ اور مُرِید میں فرق

- **مَرِیْد** (شَیْطَانٍ مَّرِید)
  - ← اس کا عربی مادہ م ر د ہے
  - ← مَرَدَ یمْرُدُ ، مُرُودًا اطاعت سے نکل جانا، سرکشی کرنا
  - ← مَارِد / مَرِید : انتہائی سرکش، باغی، نافرمان (جو جان بوجھ کر حد توڑ دے، جھکنے سے انکار کرے)
- **مُرِیْد** (ارادت مند)
  - ← اس کا عربی مادہ ر و د ہے
  - ← أَرَادَ يُرِيدُ ، إرادةً (ارادہ کرنا، چاہنا)
  - ← مُرِید: چاہنے والا، ارادتمند، طالب (اردو میں، پیر کا مُرید، کسی کا متبع)
- مَرد (آدمی)
  - ← اس لفظ کا " مَرَدَ یمْرُدُ ، مُرُودًا "سے کوئی تعلق نہیں، بلکہ اصلاً یہ فارسی زبان کا لفظ ہے جو کہ اردو میں مستعمل ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ۝١ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَ تَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَ تَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى
وَ مَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَ لٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۝٢ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ يَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ۙ ۝٣ كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ
يُضِلُّهٗ وَ يَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝٤

لوگو، اپنے رب کے غضب سے بچو، حقیقت یہ ہے کہ قیامت کا زلزلہ بڑی (ہولناک) چیز ہے، جس روز تم اسے دیکھو گے، حال یہ ہو گا کہ ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچّے سے غافل ہو جائے گی، ہر حاملہ کا حمل گر جائے گا، اور لوگ تم کو مدہوش نظر آئیں گے، حالانکہ وہ نشے میں نہ ہوں گے، بلکہ اللہ کا عذاب ہی کچھ ایسا سخت ہو گا، بعض لوگ ایسے ہیں جو علم کے بغیر اللہ کے بارے میں بحثیں کرتے ہیں اور ہر شیطان سرکش کی پیروی کرنے لگتے ہیں، حالانکہ اُس کے تو نصیب ہی میں یہ لکھا ہے کہ جو اس کو دوست بنائے گا اسے وہ گمراہ کر کے چھوڑے گا اور عذاب جہنم کا راستہ دکھائے گا

O mankind, fear the (wrath of) your Lord! Indeed, the earthquake of the Hour (of Judgement) will be an awesome thing. On the Day when you witness it, the suckling woman shall utterly neglect the infant she suckles, and every pregnant woman shall cast her burden, and you will see people as though they are drunk, when they are not drunk; but dreadful shall be Allah's chastisement . Among people there are some who wrangle about Allah without knowledge and follow every rebellious devil, although it is decreed about him that he shall lead into error whosoever takes him for a friend and will direct him to the torment of the Fire.

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُوا۟ رَبَّكُمْ ۚ إِنَّ زَلْزَلَةَ ٱلسَّاعَةِ شَىْءٌ عَظِيمٌ ① يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى ٱلنَّاسَ سُكَٰرَىٰ وَمَا هُم بِسُكَٰرَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ ٱللَّهِ شَدِيدٌ ②

خوفِ خدا اور عذابِ قیامت کی ہولناکی (نسخۂ اصلاح)

- یاایھاالناس کا خطاب اگرچہ عام ہے لیکن یہاں مراد مکہ کے وہی متمردین قریش ہیں جو قیامت کی تکذیب کر رہے تھے اور عذاب کے لیے جلدی مچائے ہوئے تھے
- فرمایا کہ اپنے رب سے ڈرو، اس نے اپنی عنایت سے جو مہلت دے رکھی ہے اس کو غنیمت جانو اور اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ وہ اپنی رحمت ورافت کے سبب سے دیر گیر ضرور ہے لیکن بڑا ہی سخت گیر بھی ہے، قیامت کے وقوع کو کوئی معمولی چیز نہ سمجھو۔ اسے الفاظ میں بیان ہی نہیں جاسکتا اس کی ہلچل بڑی ہی ہولناک ہوگی۔ وہ پناہ مانگنے کی چیز ہے مطالبہ کرنے کی چیز نہیں ہے !
- قیامت کا زلزلہ اس قدر ہولناک ہوگا کہ دودھ پلانے والی مائیں اپنے بچوں کو بھول کر بھاگتی پھریں گی، حاملہ عورتوں کے حمل گر جائیں گے اور لوگ مدہوش دکھائی دیں گے حالانکہ نشے میں نہ ہوں گے۔ ہر طرف افراتفری، دوڑ اور انسانی سیلاب ہوگا جس کی انتہا تصور میں نہیں آسکتی۔ وہ دن ایسی نفسی نفسی کا ہوگا کہ کسی کے اعوان وانصار اور اس کے اخوان واقرباء اس کے ذرا کام نہ آئیں گے۔ یہ ایسا منظر ہے جس کے سامنے انسانی عقل اور تخیل عاجز رہ جاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ کا عذاب نہایت سخت ہے۔ اس کا تصور ہی رونگٹے کھڑے کر دیتا ہے
- یہاں قیامت کے مناظر کی تفصیل مقصود نہیں، بلکہ ان کے ذریعے اللہ کے عذاب کا خوف دل میں بٹھانا اصل مقصد ہے، تاکہ انسان ان اعمال اور رویّوں سے بچ جائے جو اس کے غضب کو دعوت دیتے ہیں۔ اس لیے اس کے بعد کلام فوراً اصل مقصد کی طرف مڑ جاتا ہے اور ہدایات وتنبیہ کا سلسلہ آگے بڑھتا ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يُّجَادِلُ فِى اللّٰهِ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيۡطٰنٍ مَّرِيۡدٍ ۙ ﴿۳﴾ كُتِبَ عَلَيۡهِ اَنَّهٗ مَنۡ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهۡدِيۡهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيۡرِ ﴿۴﴾

آپ ﷺ کی دعوت کے جواب میں بغیر علم کے حجت بازی

- نبی کریم ﷺ جب لوگوں کو اللہ کے دین کی طرف بلاتے اور آخرت کے انجام سے خبردار کرتے تو عام لوگ اکثر بے توجہی سے گزر جاتے، مگر کچھ افراد اس دعوت کے اثر کو روکنے کے لیے بغیر علم اور دلیل کے جھگڑتے۔ وہ اللہ کو مانتے تھے مگر اس کی صفات، خصوصاً قدرتِ الٰہی، حاکمیت، اور اختیارات کے بارے میں مشرکانہ تصورات رکھتے تھے
- اسی غلط فہمی کے باعث قیامت کے وقوع میں شک کرتے تھے۔ ایسے ہی جھگڑالو لوگوں میں نضر بن حارث نمایاں تھا جو بوسیدہ ہڈیوں کو دکھا کر بعث بعد الموت کا مذاق اڑاتا اور سادہ لوگوں کو گمراہ کرتا تھا، حالانکہ ان اعتراضات کے پیچھے نہ عقل تھی، نہ دلیل، نہ کسی آسمانی سند کی بنیاد۔
- ایسے لوگ جو کسی منطق و دانش کے تابع نہیں وہ سرکش و مردود شیطان کی پیروی کرتے ہیں، صرف ایک شیطان کی پیروی نہیں کرتے، بلکہ ہر شیطان کے پیچھے چلنے لگتے ہیں، چاہے وہ انسانوں میں سے ہو یا جنوں میں سے۔ ایسے لوگوں کے لیے اللہ نے یہ فیصلہ کردیا ہے کہ وہی اس کے گمراہ کرنے سے گمراہ ہوں گے اور اس کی پیروی کریں گے، شیطان اور اُس کے ایجنٹوں کی پیروی انسان کو گمراہیوں میں دھکیلنے والی اور جہنم کی طرف لے جانے والی ہے (یہ ولایتِ شیطان کا انجام ہے)
- شیطان ان لوگوں پر غالب نہیں آسکتا جو قرآن و سنت سے وابستہ رہتے، اللہ سے حفاظت طلب کرتے ہیں اور شیطان کے وسوسوں سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں، کیونکہ اللہ نے اپنے بندوں کو اس کے غلبے سے محفوظ رکھنے کا وعدہ فرمایا ہے (اِنَّ عِبَادِىۡ لَيۡسَ لَكَ عَلَيۡهِمۡ سُلۡطٰنٌ۔ بیشک میرے بندوں پر تیرا غلبہ نہیں ہوسکے گا۔)

اضافی مواد

Reference Material